نہیں کرتیں — اطعمہ کی تحریف کا انداز کچھ اس قسم کا ہے شاہ نعمت اللہ کا ایک قطعہ تھا :—

گوہر بحر بیکران مائیم　　　گاہ موجیم وگاہ دریائیم
ما بہ دین آمدیم در دنیا　　　کہ خدا را بہ خلق بنمائیم

اطعمہ نے اس کی تحریف یوں کی :—

رشتۂ لاک معرفت مائیم　　　گہ خمیریم وگاہ بغرائیم
ما ازان آمدیم در مطبخ　　　کہ بہ ما بچہ قلیہ بنمائیم

اطعمہ کی بیشتر تحریفات ان کی کتاب "کنزالاشتہا" میں موجود ہیں — یہ کتاب پہلے نایاب تھی لیکن ۱۸۸۵ میں مرزا حبیب اصفہانی نے اس کا ایڈیشن نکالا اور عوام پہلی بار اس سے متعارف ہوئے —

ابواسحاق اطعمہ نے تو پھر بھی ایک نیا راستہ نکالا لیکن فارسی زبان کے تیسرے تحریف نگار یعنی البسہ نے محض اطعمہ کی نقل پر ہی اکتفا کیا — فرق صرف یہ تھا کہ جہاں ابواسحاق اطعمہ تحریف کرتے ہوئے مختلف کھانوں کے نام لیتا تھا وہاں البسہ نے ان کی جگہ مختلف لباسوں کے نام لینے شروع کیے اوراسی نسبت سے اپنا تخلص البسہ رکھا — ان کے علاوہ فارسی زبان میں اورکوئی قابل ذکر تحریف نگار نہیں — البتہ جدید ترین فارسی ادب میں صحیح پیروڑی کی طرف رجحان عام ہورہا ہے — اس ضمن میں میرزا ابوالحسن خندق نغما میرزا جلال الدین اور ذبیح اللہ بہروز کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں —